محلہ احمدیہ قادیان 143516 ضلع گورداسپور (پنجاب) انڈیا
Mob:9682536974, E-Mail.: ansarullah@qadian.in

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں بیرون عرب جارحیت کے مرتکب مخالفین سے ہونے والی جنگوں کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 2؍ستمبر 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ. اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ. الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ. مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ. اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ. اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ. صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ. غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ.

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے کی جنگوں کا ذکر ہو رہا تھا۔ اس ضمن میں فتح دمشق جو تیرہ ہجری میں ہوئی اس کے بارے میں کچھ تفصیل بیان کرتا ہوں۔ یہ آخری جنگ تھی جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ہوئی۔

حضرت ابو بکرؓ نے شام کی جانب مختلف لشکر روانہ فرمائے۔ حضرت ابو عُبیدہؓ کو ایک لشکر کا امیر بنا کر دمشق کے قریب شام کے ایک قدیم، مشہور اور بڑے شہر حِمص پہنچنے کا حکم دیا، حضرت ابو بکرؓ کے ارشاد پر حضرت خالدؓ بن ولید نے دمشق پہنچ کر دوسرے اسلامی لشکر کے ساتھ اِس کا محاصرہ کر لیا اور اِس پر بیس دن کا عرصہ گزر گیا لیکن کوئی نتیجہ بر آمد نہ ہوا۔ اِسی دوران مسلمانوں کو خبر ملی کہ ہر قل بادشاہ نے اَجنادین کے مقام پر رومیوں کا بھاری لشکر جمع کیا ہے، یہ خبر سنتے ہی حضرت خالدؓ باب شرقی سے روانہ ہو کر باب جابیہ پر حضرت ابو عُبیدہؓ کے پاس آئے اور صورتحال سے مطلع کرتے ہوئے اپنی رائے پیش کی کہ ہم محاصرۂ دمشق ترک کر کے اَجنادین میں رومی لشکر سے نمٹ لیں اور اگر اللہ نے ہمیں فتح دی تو پھر یہاں واپس لَوٹ آئیں گے، حضرت ابو عُبیدہؓ نے کہا کہ میری رائے اِس کے بر عکس ہے۔ حضرت خالدؓ نے حضرت ابو عُبیدہؓ کی رائے سے اتفاق کیا اور قلعہ کا محاصرہ جاری رکھا۔ اِس طرح محاصرہ پر اکیس دن گزر گئے، حضرت خالدؓ نے مسلمانوں کو شدت حملہ بڑھانے کی ترغیب دیتے ہوئے خود باب شرقی سے پے در پے حملے شروع کئے، اِسی طرح مصروفِ جنگ تھے دیکھا کہ قلعہ کی دیوار پر جو رومی تھے وہ دفعتًا تالیاں بجا کر ناچنے کُودنے اور خوشی کا اظہار کر رہے ہیں، مسلمان حیرت سے اِن کو دیکھنے لگے۔ حضرت خالدؓ نے ایک جانب دیکھا تو ایک بڑا غبار اُس طرف اُٹھتا نظر آیا

جس کی وجہ سے آسمان تاریک اور دن کے وقت میں بھی اندھیرا چھایا ہوا دکھائی دیتا تھا، آپؓ فوراً سمجھ گئے کہ اہلِ دمشق کی مدد کے لئے ہرقل بادشاد کا لشکر آرہا ہے۔

حضرت خالدؓ نے فوری حضرت ابوعُبیدہؓ کو صورتحال سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ مَیں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ تمام لشکر لے کر ہرقل بادشاہ کے بھیجے ہوئے لشکر سے مقابلہ کے لئے جاؤں لہٰذا اِس امر میں آپؓ کا مشورہ کیا ہے؟ حضرت ابوعُبیدہؓ نے فرمایا کہ یہ مناسب نہیں ہے کیونکہ اگر ہم نے اِس جگہ کو چھوڑ دیا تو اہلِ قلعہ باہر آکر ہم سے جنگ کریں گے اور ہم رومیوں کے دو لشکروں کے درمیان مصیبت میں پھنس جائیں گے۔ اِس پر حضرت خالدؓ کے مزید رائے طلب کرنے پر آپؓ نے فرمایا، تم ایک جرّی اور بہادر شخص کا انتخاب کرو اور اِس کے ساتھ ایک جماعت کو دشمن کے مقابلہ کے لئے روانہ کرو، چنانچہ آپؓ نے حضرت ضرارؓ بن اَزْوَرْ کو پانچ سَو سواروں کا لشکر دے کر رومی لشکر سے مقابلہ کے لئے روانہ کیا۔ ایک دوسری روایت میں لشکر کی تعداد پانچ ہزار بھی بیان ہوئی ہے۔

مسلمانوں نے بہادری سے رومی فوج پر مسلسل وار کئے، رومی سپہ سالار کے بیٹے نے حضرت ضرارؓ پر حملہ کیا اور آپؓ کے بائیں بازو پر نیزہ مارا جس کی وجہ سے خون تیزی سے بہنے لگا مگر ایک لمحہ کے بعد ہی آپؓ نے اُسے دل پر نیزہ مار کر قتل کر دیا، نیزہ اُس کے سینہ میں پھنس گیا اور اِس کا پھل ٹوٹ گیا، رومی فوج نے نیزہ خالی دیکھا تو آپؓ کی طرف ٹوٹ پڑے اور آپؓ کو قید کر لیا۔ جب یہ خبر حضرت خالدؓ بن ولید کو پہنچی تو بہت پریشان ہوئے اور ساتھیوں سے رومی لشکر کے متعلق خبر لے کر حضرت ابوعُبیدہؓ سے مشورہ کیا، اُنہوں نے فرمایا، دمشق کے محاصرہ کا معقول انتظام کر کے آپؓ حملہ کر سکتے ہیں۔

اِسی دوران فوج کے آگے آگے سرخ گھوڑے پر سوار زرہ کے اوپر لباس پہنے ہوئے ایک نامعلوم شہ سوار کو دیکھا گیا جس کی وضع قطع سے بہادری، دانائی اور جنگی مہارت نمایاں تھی۔ حضرت خالدؓ نے تمنا کی کہ کاش! مجھے معلوم ہو جائے کہ یہ شہ سوار کون ہے؟ لشکر اسلام جب کفار کے قریب پہنچا تو اُس نے اُن پر ایسی بہادری سے حملہ کیا کہ جس طرح باز چڑیوں پر جھپٹتا ہے نیز اُس کے ایک حملہ نے ہی لشکرِ دشمن میں تہلکہ ڈال دیا اور مقتولین کے ڈھیر لگا دیئے۔ حضرت خالدؓ کے اصرار اور دریافت کرنے پر اُس نے عرض کیا کہ میں ضرار کی بہن خولہؓ بنت اَزْوَرْ ہوں، بھائی کی گرفتاری کا پتا چلا تو مَیں نے وہی کیا جو آپؓ نے دیکھا۔

حضرت خالدؓ کے بھرپور حملہ کے نتیجہ میں رومیوں کے پیر اُکھڑ گئے اور اُن کا لشکر تتر بتر ہو گیا، شجاعت کے جوہر دکھانے والے حضرت رافعؓ کو حضرت خالدؓ نے ارشاد فرمایا کہ تم راستوں کو جانتے ہو، اپنی مرضی کے جوانوں کو لے کر حِمص پہنچنے سے پہلے حضرت ضرارؓ کو چھڑواؤ اور اپنے رب کے ہاں اجر پاؤ۔ وہ جانے ہی والے

تھے کہ حضرت خولہؓ نے بھی منت سماجت کر کے ہمراہ جانے کی اجازت حاصل کر لی، بعد ازاں حملہ کے نتیجہ میں حضرت ضرارؓ کو اللہ نے رہائی دلائی۔

دوسری طرف اسلامی لشکر دمشق میں مقیم تھا اور قلعہ کا محاصرہ جاری تھا کہ بصریٰ سے حضرت عباد بن سعیدؓ حضرت خالدؓ کے پاس آئے اور اطلاع دی کہ رومیوں کے نوے ہزار لشکر بمقام اجنادین جمع ہوا ہے۔ حضرت خالدؓ نے حضرت ابو عبیدہؓ سے مشورہ کیا تو انہوں نے کہا کہ ہمارا لشکر ملک شام میں متفرق مقامات میں منتشر ہے لہٰذا ان تمام کو خط لکھ دو کہ وہ ہمیں اجنادین میں آملیں اور ہم بھی اب قلعہ دمشق کا محاصرہ ترک کر کے اجنادین کی جانب کوچ کریں گے۔ ادھر مسلمانوں کے لشکر نے کوچ کی اور اُدھر اہل دمشق ہرقل کے نہایت معتمد اور اعلیٰ درجہ کے تیر انداز بولص نامی ایک شخص کے پاس جمع ہو گئے، وہ اِس سے قبل کسی بھی جنگ میں صحابہ کے سامنے نہیں آیا تھا، اِس کو اپنا امیر بنایا اور ہر قسم کا لالچ دے کر جنگ پر آمادہ کیا، وہ نہایت تیزی سے چھ ہزار سوار اور دس ہزار پیدل لے کر مسلمانوں سے مقابلہ کے لئے نکل گیا۔ حضرت ابو عُبیدہؓ بولص کے ساتھ مصروف جنگ تھے کہ اتنے میں مختلف علاقوں سے آنے والے مسلمانوں کے لشکروں نے ایسا حملہ کیا کہ دمشق سے آکر حملہ کرنے والے رومیوں کو اپنی ذلت و خواری کا یقین ہو گیا۔ حضرت ضرارؓ آگ کے شعلہ کی طرح بولص کی طرف بڑھے، اُس نے جب آپؓ کو دیکھا تو پہچان کر کانپ اُٹھا اور پیدل بھاگ کھڑا ہوا، آپؓ نے اُس کا تعاقب کیا نیز زندہ پکڑ کر قید کر لیا۔ اِس جنگ میں کفار کے چھ ہزار آدمیوں میں سے بمشکل سَو آدمی زندہ بچے۔ دوسری جانب بولص کا بھائی بُطرس پیدل فوج کے ساتھ عورتوں کی طرف بڑھا اور کچھ عورتیں گرفتار کر کے دمشق کی طرف واپس پلٹا۔ حضرت ضرارؓ، حضرت خولہؓ کی قید پر پریشان تھے جس پر حضرت خالدؓ نے آپؓ کو تسلی دی نیز دو ہزار سپاہیوں کو اپنے ساتھ لیا اور باقی تمام افواج کو حضرت ابو عُبیدہؓ کے حوالہ کر دیا تاکہ عورتوں کی حفاظت ہو جائے اور خود بھی قیدی خواتین کی تلاش میں نکل گئے۔

جب عورتوں کو قید کئے جانے والی جگہ پر پہنچے تو دیکھا کہ وہاں غبار اُڑ رہا ہے۔ آپؓ کو تعجب ہوا کہ یہاں لڑائی کیوں ہو رہی ہے؟ پتہ کرنے پر معلوم ہوا کہ بُطرس عورتوں کو گرفتار کر کے نہر کے پاس اپنے بھائی بولص کے انتظار میں رُک گیا تھا اور اب وہ عورتوں کو آپس میں بانٹنے لگے تھے۔ اِن عورتوں میں سے اکثر بہادر، تجربہ کار شہ سوار اور ہر قسم کی جنگ جانتی تھیں، یہ آپس میں جمع ہوئیں اور حضرت خولہؓ نے اُنہیں مخاطب کرتے ہوئے جوش غیرت دلایا اور حمیّت کو بڑھایا نیز خیموں کے ستونوں کی مدد سے زنجیر کی کڑیوں کی مانند دشمن پر حملہ کیا، رومی اِن عورتوں کی جرأت اور بہادری دیکھ کر حیران رہ گئے۔ دشمن نے دوبارہ تیاری کی مگر ابتدائی حملہ سے قبل ہی مسلمان حضرت خالدؓ کی سرکردگی میں وہاں پہنچ گئے۔ جب بُطرس نے مسلمانوں کو دیکھا تو پریشانی میں بھاگنے لگا۔ حضرت ضرارؓ نے نیزہ کے بھرپور وار سے اس کو ڈھیر کر دیا۔ اِسی طرح بولص بھی اپنے بھائی کا انجام سن کر ذاتی خواہش پر حضرت خالدؓ کے ہاتھوں قتل ہوا۔

فتح اَجنادین کے بعد حضرت خالدؓ نے اسلامی لشکر کو دمشق کی جانب دوبارہ کُوچ کرنے کا حکم دیا۔ اہل دمشق کو اَجنادین میں رومی لشکر کی شکست کی اطلاع پہلے ہی مِل چکی تھی مگر اسلامی لشکر کے دمشق آنے کی خبر سن کر وہ بہت گھبرا ئے۔ دمشق کے اطراف میں بسنے والے بھاگ کر قلعہ میں پناہ گزین ہو گئے، کافی تعداد میں غلّہ اور اشیائے صَرف جمع کر لیں نیز اِس کے علاوہ ہتھیار سامان جنگ بھی اکٹھا کر لیا تا کہ محاصرہ کرنے والوں پر حملہ کیا جا سکے۔ اسلامی لشکر نے دمشق کے قریب پڑاؤ کیا پھر آگے بڑھ کر قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ دمشق کے رؤساء اور اہل دانش نے اپنے حاکم توما (داماد ہرقل اعظم) سے ہرقل کی مدد طلب کرنے یا مسلمانوں سے مصالحت کا مشورہ دیا لیکن اُس نے تکبر اور غرور کا مظاہرہ کرتے ہوئے شدت سے مسلمانوں پر حملہ کا حکم دیا۔ اِن حملوں کے دوران کئی مسلمان زخمی اور شہید ہوئے، اُنہی میں سے حضرت اَبانؓ بن سعید بھی تھے جن کی نئی نویلی دلہن حضرت اُمّ اَبانؓ نے نہایت عزم و استقلال سے شدید لڑائی لڑتی رہیں اور اپنے تیروں کے ذریعہ کئی رومیوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا، اِسی طرح آپؓ نے موقع ملنے پر ایک تیر سے توما کی آنکھ کا نشانہ لیا اور ہمیشہ کے لئے اُسے ایک آنکھ سے اندھا کر دیا۔ جس کی وجہ سے توما اپنے لشکر سمیت واپس قلعہ بند ہونے پر مجبور ہو گیا۔

مسلمانوں نے دمشق کا سخت محاصرہ کئے رکھا یہاں تک کہ اہل دمشق کو یقین ہو گیا کہ اُن کو امداد نہیں پہنچ سکتی تو اُن میں کمزوری اور بزدلی پیدا ہو گئی نیز مزید جدوجہد ترک کر دی، مسلمانوں کے دلوں میں اِن کو زیر کرنے کا جذبہ بڑھ گیا اور محاصرہ طویل ہوتا چلا گیا۔ حضرت خالدؓ نے دمشق میں داخل ہونے کی تدبیر یہ نکالی کہ چند رسیوں کو اکٹھا کر کے فصیل میں اُترنے اور اُن میں پھندا لگا کر سیڑھیوں کا کام لیا جائے، اِسی تدبیر کو اختیار کرتے ہوئے اسلامی افواج دمشق میں داخل ہو گئیں۔ چاروں اسلامی اُمراء شہر کے وسط میں ایک دوسرے سے ملے۔ حضرت خالدؓ نے اگرچہ دمشق کا کچھ حصہ لڑ کر فتح کیا تھا لیکن چونکہ حضرت ابوعُبیدہؓ نے صلح منظور کر لی تھی، اِس لئے مفتوحہ علاقہ میں بھی صلح کی شرائط تسلیم کی گئیں۔

حضور پرنور نے فرمایا آئندہ ان شاء اللہ حضرت ابو بکرؓ کی زندگی کے جو باقی پہلو ہیں وہ بیان ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے آخر پر مکرم عمر ابو اَرکوب صاحب سابق صدر جماعت جنوبی فلسطین، مٹھی کے سب سے پہلے احمدی مکرم شیخ ناصر احمد صاحب آف تھرپارکر سندھ پاکستان، مکرم ملک سلطان احمد صاحب سابق معلم وقف جدید اور مکرم محبوب احمد راجیکی صاحب آف سعد اللہ پور ضلع منڈی بہاؤالدین پاکستان کا تفصیلی ذکر خیر فرمایا اور بعد نماز جمعۃ المبارک نماز جنازہ غائب پڑھانے کا بھی ارشاد فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔